انجمن پنجاب کے مشاعروں میں حالی اور آزاد کی نظم نگاری۔۔۔ایک جائزہ

Poems of Hali and Azad in the mushairas of Anjuman Punjab...An overview

ڈاکٹر شبانہ ناز

p ISSN: 2789-4169
e ISSN :2789-6331
Received: 20-5-2023
Accepted:
Online:

Copyright: © 2023 by the authors. article open-accessThis is an distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract:"In this essay, in the poetic symposium of Anjuman-e-Punjab, Masnavi Halli and Masnavi Azaad one discussed. The establishment of Anjuman-e-Punjab, organization of poetic symposium under Anjuman-e-Punjab, and under this Anjuman Masnaviaat of Haali and Azaad are admired with poetic examples. In the development of the movement of Anjuman-e-Punjab, The services of Azad and Haali have special significance. Although they did not alter the form of Urdu poetry, Yet paved the way for the new comers in this genre. The topics of this poetic symposium under this Anjuman are following: Barsat, Umeed, Hubb-e-Watan, Aman, Murrawat, Tehzeeb and Ikhlaaq."

Key Words: Symposium, Discussed, Establishment, Anjuman-e-Punjab, Significance,

گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر کی کوششوں سے لاہور میں ایک انجمن کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کا مقصد علمی و ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینا تھا۔ یہ انجمن "انجمنِ اشاعتِ مطالب مفیدہ پنجاب" کے نام سے ۱۸۶۵ء میں قائم ہوئی۔ مولانا محمد حسین آزاد اس انجمن کے سرگرم کارکن تھے۔ اس انجمن کو آغاز سے ہی حکومت کی سرپرستی حاصل تھی خصوصی طور پر لائٹنر اس انجمن کے معاملات میں خصوصی دلچسپی لیتا تھا۔

اس انجمن نے جدید نظم نگاری کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس انجمن کے تحت مشاعرے ہوتے تھے۔ آغاز میں روایتی مشاعرے تھے لیکن بعد میں انگریز حکام کی دلچسپی کی وجہ سے یہ مشاعرے جدید شاعری کے

فروغ کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئے۔ اس انجمن کے تحت منعقدہ مشاعروں میں محمد حسین آزاد کا نام اہمیت کا حامل ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد کی زندگی اور اردو شاعری کی تاریخ میں ۱۸۷۴ء انجمن پنجاب کا پہلا مشاعرہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ۱۸۷۴ء۔۔۔ ۱۸۷۵ء تک اس انجمن کے تحت دس (۱۰) مشاعرے ہوئے ان تمام مشاعروں میں اس وقت کے تمام مشہور شعراء و ادباء نے اپنے اپنے فن کو اُجاگر کیا ان تمام مشاعروں میں آزاد اور حالیؔ ایسے قد آور شاعر ہیں جنھوں نے نظم کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

> ''محمد حسین آزاد اور مولانا حالیؔ کے سوا ان مشاعروں میں صفِ اول کا کوئی شاعر شریک نہیں ہوا۔''(1)

انجمن پنجاب کے تحت ہونے والے مشاعروں میں جو نظمیں پڑھی گئیں ان کے موضوعات مناظر فطرت، انسانی عادات و اخلاق، تہذیب و قناعت وغیرہ تھے۔ مولانا محمد حسین آزاد نے انجمن پنجاب کے تحت لکھی جانے والی نظموں کے مقاصد اور اہمیت پر پُر زور تقریر کی۔ اس سلسلے میں عارف ثاقب لکھتے ہیں:

> ''اس تقریر کے بعد مولانا آزاد نے اپنی مثنوی شب قدر پیش کی، ایک سو پندرہ (۱۱۵) اشعار پر مشتمل یہ مثنوی در حقیقت جدید اُردو نظم نگاری میں بارش کا پہلا قطرہ تھی۔ پنڈت کیفی نے اسے نئی شاعری کی پہلی نظم کہا ہے۔''(2)

اس انجمن میں ''برسات'' کے موضوع پر مشاعرے کا انعقاد کیا گیا مولانا الطاف حسین حالیؔ نے اپنی نظم ''برکھا رت'' پیش کی۔ محمد حسین آزد نے بھی اس مشاعرے کے لیے اپنی نظم لکھی۔ اس کے ساتھ ہی جدید اُردو شاعری کے فروغ کے سلسلے میں مشاعرے منعقد ہونے لگے اور متعدد موضوعات پر نظمیں کہی جانے لگی۔

عقیل احمد صدیقی آزاد اور حالی کی نیچرل شاعری کی تحریک کو جدید نظم نگاری کا آغاز قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> ''سر سید کی اس تحریک کے زیرِ اثر آزاد اور حالی نے ''نیچرل شاعری'' کی تحریک اُردو میں شروع کی، جس کے ذریعے جدید نظم نگاری کی داغ بیل ڈالی گئی۔''(3)

ایسے مشاعرے دوسرے شہروں میں بھی منعقد ہونے لگے۔ ان تمام مشاعروں کا مقصد ایک ہی تھا کہ شاعر اپنے جذبات واحساسات کا اظہار سادگی صفائی سے کرنے لگے۔

سر سید احمد خان نے بھی اپنے رسالے ''تہذیب الاخلاق'' میں اس سلسلے میں لکھا:

''اُردو زبان کے علم و ادب کی تاریخ میں ۱۸۷۴ء کا وہ دن جب لاہور مین نیچرل پوئٹری کا مشاعرہ منعقد ہوا، ہمیشہ یادگار رہے گا۔''(4)

انجمن پنجاب کے مشاعروں میں نظم نگاری کو اہمیت حاصل رہی۔ اس انجمن کے تحت مناظرِ فطرت پر شاعری کی گئی۔ اس سے پہلے نظیر اکبر آبادی اور ان سے بھی پہلے دکنی دور اور قطب شاہی دور کے شعراء کے ہاں مناظر فطرت مناظرِ قدرت کے حوالے سے شاعری ملتی ہے۔ لیکن انجمنِ پنجاب کے تحت ہونے والی شاعری میں جدید اُردو شاعری کے نقوش دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس دور کی شاعری کو نیچرل شاعری بھی کہا جانے لگا۔

مولانا حالی نے ''مقدمہ شعر و شاعری'' میں نیچرل شاعری کی یہ تعریف کی ہے:

''نیچرل شاعری سے وہ شاعری مراد ہے جو لفظاً و معناً دونوں حیثیتوں سے نیچر یعنی فطرت یعنی عادت کے موافق ہو۔''(5)

اس انجمن کے تحت نیچرل شاعری کا عام چرچا ہوا اور لکھنؤ، میرٹھ اور دہلی میں بھی اسی قسم کے مشاعرے ہونے لگے۔

انجمن پنجاب کے تحت جو مشاعرے ہوئے ان کے موضوعات برسات، زمستان، امید، حب وطن، امن، انصاف، مروت، قناعت، تہذیب اور اخلاق تھے۔ حالی نے اس انجمن کے مشاعروں میں اپنی چار نظمیں برکھارُت، نشاط امید، مناظرہ رحم وانصاف اور حب وطن پڑھیں۔

حالی کی مثنوی ''برکھارُت'' کے چند اشعار:

پھولوں سے پٹے ہوئے ہیں کوہسار
دولہا سے بنے ہوئے ہیں اشجار
پانی سے بھرے ہوئے ہیں جل تھل
ہے گونج رہا تمام جنگل
کرتے ہیں پپیہے پی ہو پی

اور مور چنگھاڑتے ہیں ہر سو
کوئل کی ہے کوک جی لبھاتی
گویا کہ ہے دل میں بیٹھ جاتی
جاتا ہے کوئی ملہار گاتا
ہے دیس میں کوئی گنگناتا(6)

حالی کی مثنوی ''برکھارُت'' حالی کے اسلوبِ بیاں کا عمدہ نمونہ ہے حالیؔ کی ''نشاطِ اُمید'' کا بھی جواب نہیں۔
حالی کی ''نشاطِ اُمید'' سے چند اشعار:

چھوٹ گئے سارے قریب اور بعید
ایک نہ چھوٹی نہ چھوٹی امید
تیرے ہی دم سے کٹے جو دن تھے سخت
تیرے ہی صدقے سے ملا تاج و تخت
خاکیوں کی تجھ سے ہے ہمت بلند
تو نہ ہو تو کام ہوں دنیا کے بند(7)

اس مثنوی میں حالیؔ نے اُمید کی خوشی پر خوبصورت دلائل پیش کیے ہیں کہ سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں لیکن انسان اُمید کے سہارے زندہ رہتا ہے۔ حالی کی تیسری نظم ''رحم وانصاف'' کے خوبصورت اشعار:

ایک دن رحم نے انصاف سے جا کر پوچھا
کیا سبب ہے کہ تیرا نام ہے دنیا میں بڑا
نیک نامی سے تیرے سخت تحیر ہے ہمیں
ہاں سنیں ہم بھی کہ ہو کون سی خوبی تجھ میں
دوستی سے تجھے کچھ دوستوں کو کام نہیں
آنکھ میں تیری مروت کا کہیں نام نہیں(8)

حالیؔ کی نظمیں قدیم اور جدید رنگ کا حسین مرقع ہیں حالیؔ نے اپنی نظموں میں موضوعات کی تبدیلی اور نئے خیالات سے اُسے نئی راہ پر ڈال دیا۔

ڈاکٹر انور سدید حالی کی شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں:

”حالیؔ کی قادر الکلامی ایک ایسی جوئے رواں ہے، جو خیالات کے طغیاں اپنے کناروں میں سمیٹنے کی پوری قوت رکھتی ہے، چنانچہ وہ منظر کا نہ صرف مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ اس کی باریک جزئیات کو بھی سمیٹ لیتے ہیں۔“(9)

محمد حسین آزاد نے بھی اسی موضوع سے متعلقہ نظم ”ابرِ کرم“ لکھی حالی اور آزاد کا اسلوب کے حوالے سے انداز بیان میں فرق ہے۔ آزاد کے ہاں تخیل کی کار فرمائی ہے اور حالیؔ کے ہاں گہری قوتِ مشاہدہ۔

آزادؔ کی نظم ”ابرِ کرم“ کے چند اشعار بطورِ نمونہ:

چلنا وہ بادلوں کا زمیں چوم چوم کر
اور اٹھنا آسماں کی طرف جھوم جھوم کر
بجلی کو دیکھو آتی ہے کیا کو ندتی ہوئی
سبزے کو ٹھنڈی ہوا روندتی ہوتی
آتی اِدھر صبا ہے اُدھر سے نسیم بھی
اور ان کے ساتھ ساتھ ہے آتی شمیم بھی
لو بادل اب برستے ہوئے سر پہ آ گئے
اور شامیانے شرق سے تا غرب چھا گئے
سیاست آیا جھومر کے سرشار ابر ہے
برسے گا آج خوب دھواں دھار ابر ہے(10)

آزادؔ اور حالیؔ سے متاثر ہو کر اسمٰعیل میرٹھی، بے نظیر، شوق قدوائی اور دیگر شعراء نے بھی مناظرِ قدرت پر اچھی شاعری کی۔

انجمن پنجاب کے مشاعروں میں ”حب وطن“ موضوع کو بڑی اہمیت حاصل رہی۔ حالیؔ اور آزادؔ نے بھی اس موضوع پر خوبصورت نظمیں لکھیں۔ حالی کے ہاں انفرادی اور اجتماعی حوالوں سے حب وطن کا اظہار ہے۔ وہ اپنی نظم حب وطن میں مناظرِ فطرت اور مظاہر قدرت کا اظہار نہایت عمدگی سے کرتے ہیں۔ حالی وطن کے باغوں،

فضائوں، پرندوں کے نغموں، بہار کی ہوائوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ حالی اصلاح قوم کا جذبہ بھی لیے ہوئے ہیں۔حالی نظم "حبِ وطن" سے چند اشعار:

تم ہر اک حال میں ہو یوں تو عزیز
تھے وطن میں مگر کچھ اور ہی چیز
جب وطن میں ہمارا بقا رہنا
تم سے دل باغ باغ تھا اپنا
تم سے کٹتا تھا رنج تنہائی
تم سے پاتا تھا دل شیکبائی
آن رُک رُک تمہاری بھاتی تھی
جو ادا تھی وہ جی لبھاتی تھی[11]

حالی نے اس نظم میں آفاقی رنگ پیدا کیا ہے وطن کی محبت کوئی درد مند ہی محسوس کر سکتا ہے۔ حالی نے سادگی، جذبات کی شدت کے تحت تاریخی حقائق کی روشنی میں حب وطن کی اہمیت واضح کی ہے۔ آزاد نے حب وطن کے حوالے سے جو نظم لکھی اس میں محب وطن شخص کی خاص خوبیاں بیان کی ہیں کہ وطن کی محبت ایسے دل میں بسی ہوتی ہے۔جو اپنے وطن، اپنی سرزمین کو اپنی ماں سمجھتا ہے۔ آزاد کی نظم "حب وطن" سے بطور نمونہ اشعار:
رکھتا جو بس پہ لطف و کرم کی نگاہ ہو

اور دل سے ہر بشر کے لیے خیر خواہ ہو
آوارہ سنو ہو کہ موجود گھر میں ہو
ہاتھ اپنا جیب نفع میں ہو یا ضرر میں ہو
ہر حال میں رہیں اسے اہلِ وطن عزیز
اور ہوویں نیک و روش جان و تن عزیز
حب وطن کے ملک میں فرماں رواں ہے وہ
تاج و سر پر ہو کہ نہ ہو بادشاہ ہے وہ[12]

انجمن پنجاب کے مشاعروں میں اخلاقی موضوع پر بھی شاعری پڑھی گئی۔ حالی و آزاد کے دور میں برصغیر کے حالات اخلاقی حوالے سے کمزور تھے اس لیے قوم کو اخلاقی سبق سکھانے کے لیے شعراء کو میدان عمل میں کودنا پڑا۔ حالی و آزاد نے اخلاقی موضوعات پر بہت سی نظمیں لکھیں۔ ان نظموں میں اصلاحی و تعمیری مقصد کار فرما تھا۔ اس انجمن کے تحت جدید شاعری کو فروغ ملا۔ حالیؔ اور آزادؔ نے جو کوششیں کیں آنے والے شعراء نے اُس کی تقلید بھی کی۔

ڈاکٹر حنیف کیفی رقمطراز ہیں:

> ”اُردو شاعری کے رنگ و آہنگ اور شکل و صورت میں جو تبدیلیاں رونما ہوئیں ان کا سلسلہ اسی روایت سے ملتا ہے جس کی بنیاد آزاد نے ڈالی اور جیسے پختگی حالی نے عطا کی۔“(13)

حالی اور آزاد نے انجمن پنجاب کے تحت اردو نظم نگاری کی جو داغ بیل ڈالی تھی۔ اس کو مشاعروں نے مزید فروغ دیا اور شعراء نظم گوئی کی طرف متوجہ ہوئے اور جدید اُردو شاعری ترقی کرنے لگی۔ ڈاکٹر رشید امجد نے بھی حالی اور آزاد کی خدمات کو سراہا ہے کہ:

> ”حالی اور آزاد نے نظم کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے جن کوششوں کا آغاز کیا تھا وہ اس حوالے سے تو اہم تھیں کہ ان کے ذریعے نظم جدید تقاضوں کے قریب پہنچ گئی لیکن اس سے نظم میں کوئی بڑی تبدیلی یا انقلاب نہیں آیا لیکن یہ ضرور ہوا کہ بالرائیڈ اور انگریزی ادبیات کے جو خیالات اردو میں فروغ پائے ان کی وجہ سے نظم ایک نیا راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔“(14)

انجمن پنجاب تحریک کو پروان چڑھانے میں آزاد اور حالی کی خدمات اہمیت کی حامل ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اردو شاعری کی ہیئت میں کوئی تبدیلی نہیں کی لیکن آنے والوں کے لیے ہیئت کی تبدیلیوں کے لیے راہ ہموار کر دی۔ ان کے بعد کے شعراء نے نظم نگاری میں نئی نئی جہتوں سے کام لیا اسمٰعیل میرٹھی، عبدالحلیم شرر، اکبر الٰہ آبادی، شبلی نعمانی وغیرہ نے نظم نگاری کا فریضہ ادا کیا ان سب شعراء کا مقصد اردو شاعری کی اصلاحی اور موضوعاتی سطح پر اس کی

وسعت تھی۔ مختصر یہ کہ اس انجمن نے اردو نظم میں انقلاب برپا کرنے اور شاعری کو فطرت اور حقیقت کے قریب لانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

حوالہ جات

۱۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب کی تحریکیں، پاکستان: انجمن ترقی اُردو، ص:۳۷۲

۲۔ عارف ثاقب، انجمن پنجاب کے مشاعرے، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء، ص:۳۳

۳۔ عقیل احمد صدیقی، آزاد اور حالی نیچرل شاعری، مشمولہ: دستاویز، ۱۹۹۸ء، ص:۲۶

۴۔ سر سید احمد خان، تہذیب الاخلاق، انڈیا: برٹش انڈیا، ۱۹۸۵ء، ص:۳۹

۵۔ الطاف حسین حالی، مقدمہ شعر و شاعری، لاہور: اتر پردیش اُردو اکیڈمی لاہور، ۱۹۵۳ء، ص:۹

۶۔ الطاف حسین حالی، کلیات حالی، دہلی: جدید کتاب گھر بلی ماران، ۱۹۶۰ء، ص:۲۳۹

۷۔ ایضاً، ص:۲۴۲

۸۔ ایضاً، ص:۲۰۷

۹۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب کی تحریکیں، پاکستان: انجمن ترقی اُردو، ص:۳۷۲

۱۰۔ محمد حسین آزاد، مجموعہ نظم آزاد، پنجاب: دارالاشاعت، ۱۸۹۹ء، ص:۳۷

۱۱۔ ایضاً، ص:۲۴۷

۱۲۔ ایضاً، ص:۵۶

۱۳۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر، اردو میں نظم معرا اور آزاد نظم، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء، ص:۶۹

۱۴۔ رشید امجد، ڈاکٹر، میراجی شخصیت اور فن، لاہور: مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، ۱۹۹۵ء، ص:۱۲۹

1. Dr. Anwar Sadeed, Urdu Adab Ki Tehreeqy, Pakistan: Anjuman Taraki Urdu, P-372
2. Arif Saqib, Anjuman Punjab k Mushairay, Lahore: Al Waqar Publications, 1995, P-33
3. Aqeel Ahmad Siddiqi, Azad Or Hali Natural Shairi, Masmoola: Dastavaiz, 1998, P-26
4. Sir Syed Ahmad Khan, Tehzeeb Al Ekhlaq, India: British India, 1985, P-39
5. Altaf Hussain Hali, Muqadama Sher-o-Shairi, Lahore: Oterperdeesh Urdu Accedmy Lahore, 1953, P-9
6. Altaf Hussain Hali, Kuliat-e-Hali, Dehli: Jadeed Kitab Ghar Bili Maran, 1960, P-239
7. Ibid, P-242
8. Ibid, P-207
9. Dr. Anwar Sadeed, Urdu Adab Ki Tehreeqy, Pakistan: Anjuman Taraki Urdu, P-372
10. Muhammad Hussain Azad, Majmooaa Nazam Azad, Punjab: Dar ul Ashat, 1899, P-37
11. Abid, P-247
12. Ibid, P-56
13. Dr. Hanif Kaifi, Urdu May Nazam Maarka Or Azad Nazam, Lahore: Al Waqar Publications, 1995, P-69

14. Dr. Rasheed Amjad, Mira G Shaksiat or Fun, Lahore: Magrabi Pakistan Urdu Accedamy ,1995, P-129